بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۵ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۵ جولائی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ۱۰۰.۶ بخار رہا۔ نزلہ کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ کچھ کھانسی بھی ہے۔ آج صبح بھی بخار ۹۹.۸ ہے۔ رات نیند کی دوائی سے نیند آگئی تھی۔ مگر کھانسی اٹھنے کی وجہ سے آنکھ کھلتی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے چند سالوں میں مشرق سے مغرب تک اپنا اثر دکھایا

یہ حضورؐ کی قوت قدسی کا ہی اثر تھا کہ لوگ بدیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کے اختیار کرنے میں مستعد ہو گئے

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات کے تاثیر ایسے تھے کہ صحابہؓ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسیٰؑ کی تاثیر کا یہ حال تھا کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپے لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا منہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ سچی انجیل کونسی ہے۔" (احمدی اور غیر احمدی میں فرق ص۵)

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے چند سالوں میں مشرق سے مغرب تک اپنا اثر دکھایا اور لوگ بدیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کے اختیار کرنے میں مستعد ہو گئے۔" (بدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دلوں میں وہ جوش عشق الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیر ان کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹھائے۔ کیا کوئی پہلی امت میں ہمیں دکھا سکتا ہے۔ یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے صدق اور صفا دکھلایا۔" (حقیقۃ الوحی ص۹۸)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پندرھویں دو روزہ تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پندرھویں دو روزہ تربیتی کلاس برائے مجالس رائے ونڈ۔ کماس رہوالی والی۔ ریکر، شیخ کوٹ۔ لدیکے نیویں۔ دھوپ سڑی اور کوٹ امیر محمد بروز ہفتہ مورخہ ۸؍۶۴ بعد نماز عصر سے شروع ہو کر بروز اتوار ۹؍۶۴ نماز عصر تک مسجد احمدیہ رائے ونڈ نزد ریلوے اسٹیشن میں ہوگی۔ اس کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد فرمائیں گے۔ وکیل المال تحریک جدید سید ... کا پروگرام پیش کریں گے۔ اتوار کو نماز ظہر کے بعد شروع ہونے والے آخری اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ تحصیل قصور اور تحصیل چونیاں کے خدام کو بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیئیسواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین و زعماء مجالس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو اور زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اس مرکزی اجتماع میں شامل ہوں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا پندرھواں سالانہ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

وزراء حکومت انڈونیشیا اور دیگر عمائدین کی طرف سے تہنیت کے پیغامات

مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار سرابایا (انڈونیشیا) سے اطلاع دیتے ہیں کہ:

"جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا پندرھواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر حکومت انڈونیشیا کے وزراء اور عمائدین کی طرف سے پیغام تہنیت موصول ہوئے ہیں۔ نیز استقبالیہ اور تبلیغی مجالس بھی بہت کامیاب رہیں!"

سالانہ اجتماع کی کامیابی پر جماعت احمدیہ انڈونیشیا اور خصوصیت سے مکرم رئیس التبلیغ صاحب عہدہ داران کمیٹی سالانہ اجتماع اور سرابایا کے مبلغ مکرم صالح الشبیبی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال، خدام یا انصار اللہ کی تنظیموں میں شامل ہو

صرف شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال کو ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو

اپنے عملی نمونہ کو اسلام کے مطابق بناؤ اور دین کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جاؤ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء بمقام قادیان

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو

تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت

کی تھی۔ ایک حصہ اطفال احمدیہ کا یعنی پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا۔ ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی سولہ سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا اور ایک حصہ انصار اللہ کا جو چالیس سال سے اوپر کے ہوں خواہ کسی عمر کے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا۔ اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر کوئی بچہ اطفال احمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے

اطفال احمدیہ

میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے مگر مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ ایسے لوگ یا تو بالکل نہیں ہوں گے یا ایسے قلیل ہوں گے کہ ان قلیل کو کسی صورت میں بھی جماعت کے لئے کسی وجہ یا

بدنامی کا موجب

قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ قلیل استثنیٰ کسی جماعت کے لئے بدنامی کا موجب نہیں ہوا کرتے۔ آج ہم صحابہؓ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور بسا اوقات کہتے ہیں کہ وہ سب کے سب ایسے تھے حالانکہ ان صحابہؓ کہلانے والوں میں سے بھی بعض لوگ ایسے تھے جن کا نام قرآن کریم میں منافق رکھا گیا ہے۔ پھر ہم کیوں کہتے ہیں کہ سارے صحابی ایسے تھے اور کیوں ان کا نام زبان پر آتے ہی ان کے لئے

ہم دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں

اسی لئے کہ منافق نہایت قلیل تھے۔ اور قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے وہ کسی شمار میں نہیں آ سکتے تھے۔ ایک حسین انسان کسی خفیف سے جسمانی نقص کی وجہ سے مثلاً اگر اس کی انگلی پر مسّہ نکلا ہوا ہو۔ یا فرض کرو اس کی کمر پر کوئی داغ ہو بدصورت نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ مسّے یا داغ کی وجہ سے اس کے حسن میں کوئی فرق آ سکتا ہے۔ اگر ہم ایسے شخص کو حسین کہیں تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ تم نے اس بات کا استثنا نہیں کیا کہ اس کی کمر پر داغ ہے یا اس بات کا استثنیٰ نہیں کیا کہ اس کی انگلی کی پشت پر مسّہ نکلا ہوا ہے۔ بے شک مسّہ

ایک نقص ہے

بے شک داغ ایک نقص ہے لیکن ایسے مقام پر مسّے یا داغ کا ہونا جہاں نظر نہ پڑ سکے یا خاص طور پر وہ حسن کو بگاڑ کر نہ رکھ دے حسن کے خلاف نہیں ہوتا۔ ایک شخص جسے سال دو سال میں ایک دو دن کے لئے نزلہ ہو جاتا ہے یا چھینکیں آنے لگ جاتی ہیں اسے لوگ بیمار نہیں کہتے بلکہ تندرست ہی کہتے ہیں اسی طرح ..... اگر کسی جماعت میں

منافقوں کی قلیل تعداد

موجود ہو تو اس قلیل تعداد کی بناء پر وہ خراب نہیں کہلاتی۔ غرض ہم صحابہؓ کو اس لئے اچھا کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ بعض ظاہر میں صحابہ کہلانے والے ایسے تھے جو منافق تھے پھر بھی منافقوں کی تعداد نہایت قلیل تھی۔ ورنہ ظاہری طور پر جس طرح انصار اور مہاجر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اسی طرح منافق ایمان لائے تھے وہ اسی زمانہ میں ایمان لائے جس زمانہ میں صحابہ ایمان لائے انہوں نے بیعت کے وقت وہی کلمات کہے جو صحابہ نے کہے۔ اور انہوں نے کبھی اسی رنگ میں اظہار عقیدت کیا جس رنگ میں صحابہ نے کیا مگر صحابہؓ تو کچھ عرصہ کے بعد اپنے

اخلاص میں اور بھی ترقی کر گئے

لیکن منافق اپنے اخلاص میں کم ہوتے چلے گئے۔ پس کوئی ایسا ظاہری فرق نہیں جس کی بناء پر ایک کو ہم صحابی کہیں اور دوسرے کو نہ کہیں سوائے اس کے کہ ایک نے اپنی منافقت کے اظہار سے بتا دیا کہ وہ صحابی کہلانے کے مستحق نہیں اور دوسرے نے اپنے ایمان اور اخلاص کے اظہار سے بتا دیا کہ وہ صحابی کہلانے کا مستحق ہے۔ ورنہ ظاہری طور پر منافق بھی نمازوں میں شامل ہو جاتے تھے اور منافق بھی صحابہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ چنانچہ صریح طور پر

حدیثوں میں آتا ہے

کہ بعض غزوات میں منافق بھی شامل ہوتے غزوۂ تبوک میں بھی بعض ایسے شقی القلب اور منافق لوگ تھے جو آگے بڑھ کر راستہ میں اس لئے چھپ کر بیٹھ گئے تھے کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے آتے ہوں تو آپ کو قتل کر دیں۔ اور وہ غزوۂ تبوک میں صحابہؓ کی صف میں شامل ہوئے مگر باوجود اس کے صحابہؓ کی تعریف میں کوئی کمی نہیں آتی۔ ان کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا اور ہر مسلمان کا دل

صحابہ کی محبت

اور ان کی تعریف سے لبریز ہوتا ہے کیونکہ منافقوں کی تعداد اتنی قلیل اور صحابہؓ کی تعداد اتنی کثیر تھی۔ اور پھر صحابہؓ اپنے اخلاص اور اپنی محبت میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ منافق پیٹھ کے پیچھے چھپے ہوئے ایک داغ یا انگلی کے ایک مسّہ سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتے تھے اور ایسا داغ یا مسّہ کسی حسین کے حسن میں کوئی فرق نہیں لایا کرتا۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ اس قسم کے لوگ تھوڑے ہوں گے۔ کیونکہ خدا نے ہماری جماعت کو صحابہؓ کے نقش قدم پر بنایا ہے اور یقیناً ہم میں منافقوں کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ وہ جماعت کے لئے کسی صورت میں بدنامی کا موجب نہیں ہو سکتے۔ بے شک میں جماعت کو اور زیادہ پاک کرنے اسے روحانی ترقی کے میدان میں پہلے سے اور زیادہ قدم آگے بڑھانے اور اسے اپنے جسم پر سے معمولی سے معمولی دھبے اور داغ دور کرنے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتا ہوں اور جماعت کو اپنے خطبات کے ذریعہ ہمیشہ نصیحت کرتا رہتا ہوں مگر اس کے یہ معنے

نہیں کہ جماعت کے معتدبہ حصہ میں نقص پائے جاتے ہیں۔ یا جماعت ان کمزوروں کی وجہ سے بدنام سمجھی جا سکتی ہے معترضین کی نگاہ میں تو جماعت ہر وقت بدنام ہی ہوتی ہے اور جو شخص اعتراض کرنے پر ایک دفعہ تل جائے وہ بہانے بنا بنا کر اعتراض کیا کرتا ہے مگر ان کی نگاہ میں جماعت کی جو بدنامی ہوتی ہے وہ شرفا کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی پس جب میں کہتا ہوں کہ جماعت ان لوگوں کی وجہ سے بدنام نہیں ہو سکتی تو

اس کے معنے صرف یہ ہوتے ہیں

کہ شرفاء کے طبقہ میں جماعت بدنام نہیں ہو سکتی ورنہ مخالف کی نگاہ میں تو ہم ہمیشہ بدنام ہی ہیں خواہ ہم میں بعض کمزور افراد ہوں یا نہ ہوں اور در اصل ایسے لوگوں کی نگاہ میں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی بدنام ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بدنام ہیں اور اسی طرح اور تمام انبیاء اور ماموریں بدنام ہیں بلکہ انبیاء تو کیا ان کی نگاہ میں خدا تعالےٰ بھی بدنام ہے تم بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر دیکھ لو وہ ہمیشہ اس قسم کے سوالات کرتے ہوئے دکھائی دیں گے کہ خدا نے اس دکھ کی دنیا میں ہمیں کیوں پیدا کیا پھر وہ برملا کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا قحط ڈالتا ہے۔ وہ بیماریاں پیدا کرتا ہے وہ زلزلے بھیجتا ہے۔ وہ ظلم کرتا ہے۔ وہ امن برباد کرتا ہے۔ غرض لوگ کیا کیا کرتے ہیں "پانچوں عیب شرعی" مگر ان کے نزدیک سینکڑوں عیب خدا تعالےٰ میں پائے جاتے ہیں اور جن کی نگاہ میں خدا تعالیٰ میں بھی عیب ہی عیب ہوں۔ ان کے نزدیک اس کے انبیاء کب عیوب سے پاک سمجھے جا سکتے ہیں۔ پس میں ایسے شقی القلب لوگوں کا ذکر نہیں کرتا وہ انسانیت سے دور چلے گئے اور

انصاف کا دامن

انہوں نے چھوڑ دیا۔ میں صرف شریف الطبع لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی نگاہ میں چند منافقوں کے پائے جانے کی وجہ سے ہماری جماعت بدنام نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دیکھ لو باوجود اس کے کہ ہماری جماعت میں بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو سست ہیں پھر بھی غیر احمدی شرفاء یہی کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے بڑھ کر دین کی خدمت کرنے والی اور کوئی جماعت نہیں۔ اسی طرح احمدیوں میں بعض بے نماز بھی ہوتے ہیں مگر وہ یہ نہیں کہتے کہ احمدیوں میں سو میں سے ایک یا دو بے نماز ہیں بلکہ لوگوں کا سمجھدار

اور شریف الطبع طبقہ یہی کہتا ہے کہ

احمدی بڑے نمازی ہوتے ہیں

اسی طرح سارے احمدی تو باقاعدہ چندے نہیں دیتے۔ کچھ لوگ سست بھی ہیں مگر تم شریف الطبع لوگوں سے یہی سنو گے کہ احمدی بڑا چندہ دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں جماعت کی اکثریت نیکی پر قائم ہے اور وہ بعض افراد کی کمزوری کو دیکھ کر ساری جماعت پر الزام عائد نہیں کرتے مگر وہ لوگ جو اپنے اندر شرافت نہیں رکھتے وہ کسی ایک کمزور احمدی کو دیکھ کر ہی کہنے لگ جاتے ہیں کہ احمدی بے نماز ہیں یا احمدی چندوں میں سست ہیں۔ بے شک ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کا مونہہ بند کرنے کی کوشش کریں ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کی ایسی تربیت کریں کہ اس میں ایک شخص بھی ایسا دکھائی نہ دے جو چندہ نہ دیتا ہو۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کو نماز کا پابند بنائیں اور اس قدر کوشش کریں کہ ایک بھی بے نماز نہ رہے اور اس مقصد کے لئے میں اگر کوئی خطبہ پڑھوں اور جماعت کو بیدار کروں اور اس کی

قوتِ عملیہ میں حرکت

پیدا کرنے کی کوشش کروں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے کیونکہ ایک خرابی بھی ہم میں کیوں موجود رہے۔ لیکن اس نیکی کو سو فیصدی مکمل کرنے کے لئے ہم اپنی طرف سے جو کوشش کریں اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ ہماری جماعت میں نیکی ہی نہیں۔ نیکی تو موجود ہے اور جماعت کی اکثریت میں موجود ہے مگر اسے تمام پہلوؤں سے مکمل کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وقتاً فوقتاً بعض کمزور لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی جائے۔ غیر احمدیوں سے ہی پوچھ کر دیکھ لو۔ جہاں جہاں احمدی موجود ہیں وہ ان کے متعلق یہی رائے دیں گے کہ احمدی بڑے سچے ہوتے ہیں۔ احمدی بڑے نیک ہوتے ہیں۔ احمدی بڑے نمازی اور خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی کرنے والے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان احمدیوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں لیکن شریف الطبع لوگوں کا یہی دستور ہے کہ وہ اکثریت کی نیکی کا ذکر کرتے ہیں اور بعض افراد کی کمزوری کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پس

میں امید کرتا ہوں

کہ ہماری جماعت کا نمونہ ایسا ہی ہوگا اور جیسا کہ میرے پاس رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے غالب اکثریت نے اس تنظیم میں

اپنے آپ کو شامل کر لیا ہے لیکن میں دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ محض ظاہری شمولیت کافی نہیں، جب تک وہ عملی رنگ میں بھی کوئی کام نہ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے عملی نمونہ سے یہ ثابت کر دیں گے کہ دنیا میں خدا تعالےٰ کی واحد جماعت آپ ہی ہیں۔ اور یہ ثبوت اسی طرح دیا جا سکتا ہے کہ آپ لوگ اپنے اوقات کی قربانی کریں۔ اپنے مالوں کی قربانی کریں۔ اپنی جانوں کی قربانی کریں۔ اور

خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت

اور احمدیت کی ترویج کے لئے رات دن کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہم یہ نہیں کرتے اور محض اپنا نام لکھا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ تو ہم اپنے عمل سے خدا تعالےٰ کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں دیتے۔ پس صرف ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں

خدام الاحمدیہ کا فرض

ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمتِ احمدیت کو ثابت کر دیں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین اسلام کی نصرت نمایاں طور پر کریں۔ اور اطفال احمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے اقوال تمام کے تمام احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں جس طرح بچہ اپنے باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہی غرض اس نظام کو قائم کرنے کی ہے۔ اور یہی غرض انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی ہوا کرتی ہے۔ مگر

مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی

کہ ہماری اس تنظیم سے بعض لوگوں میں بے چینی سی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے کسی اخبار کا ایک مضمون میرے سامنے پیش کیا گیا۔ جس بات پر بڑے غصہ کا اظہار کیا گیا تھا کہ انہوں نے لکھا ہے جو شخص خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے سے دور بھاگے گا۔ وہ خدام الاحمدیہ سے دور نہیں بھاگے گا بلکہ احمدیت سے دور بھاگے گا۔ کہتے ہیں "ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے۔" بھلا ان کو احمدیت سے کیا واسطہ۔ ایک جماعت کا امام ایک نظام کا حکم دیتا ہے اور جماعت والے اس نظام کو قبول کر لیتے ہیں۔ وہ اپنی جماعت سے راضی اور جماعت اپنے امام سے راضی۔ پھر ان کو بیٹھے بٹھائے کیوں پیچ و تاب اٹھنے لگتے ہیں اگر میں کسی کو کہتا ہوں کہ اس نے فلاں بات پر عمل نہ کیا تو جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تو وہ میری بات کو خوشی سے سنتا۔ اور

اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں بوجہ جماعت کا امام ہونے کے وہی بات کہہ سکتا ہوں۔ جس میں لوگوں کا فائدہ ہو۔ پھر جبکہ جماعت بھی اپنے فائدہ کو سمجھتی ہوئی ایک بات پر عمل کرتی ہے۔ اور امام بھی وہی بات کہتا ہے۔ جس میں جماعت کا فائدہ ہو۔ تو کسی دوسرے کو اس میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔

علاوہ ازیں

یہ بھی تو سوچنا چاہیئے

کہ میں جس کے ساتھ جماعت کا تعلق ہے۔ اگر جماعت کے بعض افراد کو ان کی کوتاہی کو دور کرنے کے لئے کوئی تنبیہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے یہ عمل نہ کیا۔ تو وہ ہماری جماعت میں نہیں رہیں گے۔ تو اس پر انہیں تو بجائے ناراض ہونے کے خوش ہونا چاہیئے کہ اب جماعت کم ہو جائیگی مگر ہوا یہ کہ وہ مخالفت میں اور بھی بڑھ گئے۔ میں نے جیسا کہ ابھی کہا ہے۔

جماعت کی اصلاح کو مدنظر

رکھتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اگر وہ خدام الاحمدیہ یا دوسری مجالس میں شامل نہ ہوئے۔ تو ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اور انہیں جماعت سے الگ سمجھا جائے گا۔ یہ فقرہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اور جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اب اس کے یہ معنے نہیں کہ جو شخص بھی ایسا ہوگا ہم اسے اپنی جماعت سے نکال دیں گے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا میرے ساتھ کوئی حقیقی تعلق نہیں ہوگا۔ پھر یہ عجیب بات ہے۔ کہ کبھی تو ان کی طرف سے یہ

اعتراض ہوتا ہے

کہ یہ عجیب پیری مریدی ہے کہ مرید کے عقیدے کچھ ہوں اور پیر کے عقیدے کچھ اور اس کی بناء یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب نے اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ میرے خلاف عقیدہ رکھ کر بھی ایک شخص بیعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور کبھی یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اگر کوئی ایک بات بھی نہیں مانتا۔ تو اسے جماعت سے نکال دیتے ہیں۔ اور اس وقت حریت اور آزادی ضمیر کی کوتنی پر حا نہیں

جو اسلام نے رسول کو دے رکھی ہے۔ حالانکہ اگر یہ اعتراض درست ہے کہ ہماری جماعت میں

حریت اور آزادیٔ ضمیر

کی کوئی پروا نہیں کی [illegible]تی۔ تو وہ اعتراض کیوں کیا گیا تھا کہ اس جماعت میں پیر کے عقیدے کچھ ہیں اور مریدوں کے عقیدے کچھ اور۔ اختلاف عقائد رکھنے کے باوجود لوگوں کو بیعت میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر یہ درست ہے کہ بعض باتوں میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی ایک شخص ہمارے نظام میں شامل رہ سکتا ہے۔ تو اس اعتراض کے معنے کیا ہوئے کہ حریت اور آزادیٔ ضمیر کو کچل دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے

کہ نظام کی درستی کے لئے اتحاد خیالات کا ایک دائرہ ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک اختلاف بڑا نظر آئے۔ لیکن اگر وہ کسی فتنے کا موجب نہ ہو۔ تو اس اختلاف رکھنے والے کو جماعت میں شامل رہنے کی اجازت دے دی جاسکتی ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص خواہ اس سے کم اختلاف رکھتا ہو۔ لیکن اس کا اختلاف کسی فتنے کا موجب ہو۔ تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ ایک دوست نے پوچھا میں اہلِ تشیع سے نکل کر آیا ہوں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے افضل سمجھتا ہوں۔ کیا میں عقیدہ کے ہوتے ہوئے میں آپ کی بیعت کر سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں لکھا کہ آپ بیعت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ چند آدمیوں کو قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا۔ اور ان کے بارہ میں اشتہار بھی شائع کیا مگر

وجہ صرف یہ تھی

کہ وہ پنج وقتہ نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ انکی مجلسوں میں حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۴۲)

اب بتاؤ حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے افضل سمجھنے اور حقہ پینے میں سے کونسی بات بڑی ہے۔ لازماً ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے افضل سمجھنا بڑی بات ہے اور حقہ پینا چھوٹی بات ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بڑا اختلاف رکھنے کے باوجود ایک شخص کو اپنی بیعت کی اجازت دے دی اور حقہ پینے اور ہنسی ٹھٹھا میں مشغول رہنے پر دوسروں کو مرکز سے چلے جانے کی ہدایت فرمائی۔ حالانکہ ایک دعوت کے موقعہ پر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا انتظام کیا تھا چنانچہ ترکوں کا سفیر حسین کامی جب قادیان آیا۔ اور اس کے لئے دعوت کا انتظام کیا گیا۔ تو جماعت کے خرچ پر اس کے لئے سگار اور سگرٹ منگوائے گئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ مگر

مجھے خوب یاد ہے

کہ ایک مجلس میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ذکر کیا کہ یہ لوگ سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر ہم نے کوئی انتظام نہ کیا۔ تو اسے تکلیف ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس کے لئے سگریٹ منگوا لئے جائیں۔ کیونکہ یہ ایسی حرام چیزوں میں سے نہیں جیسے شراب وغیرہ ہوتی ہے۔ پس آپ نے وہ چیز جو اس قسم کی حرمت نہیں رکھتی۔ جیسے شراب اپنے اندر حرمت رکھتی ہے استعمال کرنے پر تو ایک شخص کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور وہ جس نے یہ کہا تھا کہ میں حضرت ابوبکرؓ سے حضرت علیؓ کو افضل سمجھتا ہوں۔ باوجود اسکے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عقیدہ

یہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ سے افضل ہیں اسے بیعت کرنے کی اجازت دے دی۔

درحقیقت بعض باتیں وقتی فتنہ کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ اصل میں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض باتیں وقتی فتنہ کے لحاظ سے چھوٹا ہوتی ہیں۔ حالانکہ اصل میں بڑی ہوتی ہیں۔ پس وقتی فتنہ کے لحاظ سے کبھی بڑی بات کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ اور چھوٹی بات پر گرفت کر لی جاتی ہے مگر ان لوگوں نے کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ان کا مقصد صرف اعتراض کرنا ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ میری اس تنظیم کو دیکھ کر برا مناتے ہیں تو تم انہیں برا منانے دو اور خود ہر قسم کی قربانیوں میں بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا تعالےٰ تم سے یہ کبھی نہیں کہے گا کہ تم نے ان کا دل کیوں دکھایا۔ بلکہ وہ تم پر خوش ہوگا اور تمہیں ثواب دیگا۔ بے شک ہم چاہتے ہیں کہ وہ حسد کی آگ میں نہ جلیں بلکہ جس جنت کے ہم وارث ہیں اسی جنت کے وہ بھی وارث بن جائیں۔ لیکن اگر انہیں اس جنت میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو گو ہم پھر بھی دعا کریں گے کہ خدا انہیں ایمان نصیب کرے۔ لیکن اگر انہیں ایمان نصیب نہ ہو تو ہم انکے لئے ایمان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں :

وصایا حصہ آمد کے متعلق ضروری وضاحت

از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

" وصیت دو طرفہ معاہدہ ہے یک طرفہ نہیں۔ اگر ایک طرف معاہدہ ہوتا ہے تو بے شک تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی لازم پڑ جاتی لیکن صدر انجمن احمدیہ ہر وصیت کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ لہٰذا بعض موصیوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ جب نامنظوری کا احتمال موجود ہے اور کئی وصیتیں منظور نہیں کی جاتیں تو پھر حصہ آمد کی ادائیگی تاریخ منظوری وصیت سے واجب ہونی چاہیئے انجمن کے نزدیک یہ مطالبہ جائز ہے لہٰذا ہر موصی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد ادا کرنا شروع کر دے اور چاہے تو تاریخ منظوری وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کرے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ وصیت لکھتے وقت اس بات کا اظہار کر دے کہ کس تاریخ سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع ہوگی۔ پس :

۱۔ جو موصی تحریر وصیت کی تاریخ سے حصہ آمد ادا کریں گے ان کی وصیت اسی تاریخ سے سمجھی جاوے گی اور اگر وہ خدانخواستہ وصیت کی منظوری سے قبل فوت ہو جائیں تو بھی ان کی وصیت منظور کر لی جائے گی بشرطیکہ انجمن کے قواعد کے ماتحت وہ وصیت قابل منظوری ہو اور اگر انجمن ایسے کسی شخص کی وصیت منظور نہ کر سکے تو حصہ آمد اور چندہ عام میں فرق یعنی وہ زائد رقم جو وصیت منظور ہونے کی خاطر ادا کی گئی تھی وہ موصی یا اس کے وارثوں کو واپس کر دی جاوے گی۔ کیونکہ وصیت نامنظور ہونے کی صورت میں اس زائد مال پر انجمن کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

۲۔ اس کے بالمقابل اگر کوئی موصی یہ پسند کرے کہ اس کی وصیت تاریخ منظوری وصیت سے سمجھی جائے اور وہ اسی تاریخ سے حصہ آمد ادا کریگا تو جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے انجمن کو اس طریق کار پر کوئی اعتراض نہیں لیکن **ایسا موصی اگر خدانخواستہ تاریخ منظوری وصیت سے قبل فوت ہو جائے تو اس کی وصیت منظور کرنے پر غور کیا ہی نہیں جائے گا بلکہ وہ خود بخود داخل دفتر ہو جائے گی۔** کیونکہ موصی نے خود جس تاریخ سے اپنی وصیت کے نفاذ کا ارادہ کیا تھا اس سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا۔ لہٰذا اس کے وارثوں کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ بعد از وفات ایسی وصیت کی منظوری کا مطالبہ کریں۔ یہ مطالبہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب موصی اپنی زندگی میں وصیت کے اس حصہ پر عمل درآمد شروع کر دیتا جس پر اس کی زندگی میں عمل کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے یہاں انجمن نے یہ اجازت دی ہے کہ :-

" وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔"

وہاں یہ بھی سفارش کی ہے کہ :-

" مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے "

۳۔ امید ہے کہ مندرجہ بالا تشریح سے احباب پر یہ معاملہ واضح ہو چکا ہوگا۔ انجمن کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ بلا وجہ کسی کے مال پر قبضہ کیا جاوے بے شک اس طریق کار سے بظاہر انجمن کو کسی حد تک نقصان اٹھانا پڑتا ہے لیکن انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تاریخ منظوری وصیت سے پہلے کسی شخص کو حصہ آمد کی ادائیگی پر مجبور نہ کیا جائے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی رضا و رغبت سے تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کر دے تو وہ یقیناً فائدہ میں رہے گا۔ جیسا کہ اوپر وضاحت کی جا چکی ہے یعنی وصیت منظور نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا زائد مال واپس کر دیا جائے گا اور فوت ہونے کی صورت میں بھی اس کی وصیت منظور کرنے کے لئے غور ہو سکے گا۔"

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ میں اپنے بزرگوں بھائیوں اور احمدی خواتین کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس بچہ کو خادم دین بنائے اور نیکیاں کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ملک داؤد احمد ایم۔ 343/A جی ٹی روڈ لاہور)

نوٹ :- اس خوشی میں ملک صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے

(منیجر)

نیوٹن اور آئن سٹائن جیسے کارنامے سرانجام دینے والا

دُنیا کا عظیم سائنسدان —— پروفیسر عبد السلام

آپ سائنسی مقالوں میں قرآن پاک کے حوالے دیتے ہیں

(دنیا کے عظیم سائنسدان پروفیسر عبد السلام صاحب جو کہ نہایت مخلص احمدی نوجوان ہیں کے متعلق اے۔ بی۔ راجپوت کا مندرجہ ذیل مقالہ روزنامہ مشرق لاہور ۳ اگست میں شائع ہوا ہے)

لندن کے مغربی علاقے میں پٹنی نام کے محلہ میں پروفیسر عبد السلام کا گھر ہے۔ ایک دن سہ پہر کو جب چاروں طرف خوب دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ میں ان سے ملنے گیا تو وہ ایک ایرانی قالین پر بیٹھے کام کر رہے تھے۔ ان کے چاروں طرف کاغذات بکھرے پڑے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے، اور بڑی گرمجوشی سے مجھ سے بغلگیر ہوئے۔ انہوں نے بڑے سادہ سے کپڑے پہن رکھے تھے۔ جس سے ان کی طبعی سادگی کا احساس ہوتا تھا۔ وہ اپنی کاپیاں اور کاغذ وغیرہ ایک طرف کرنے لگے تو میں نے ان پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی۔ ان پر ایسے آڑے ترچھے خطوط اور ایسی علامات لکھی تھیں جن کا تعلق فزکس کے بہت پیچیدہ اصولوں سے ہی ہو سکتا ہے۔

میرا خیال تھا کہ وہ عالموں کی طرح خشک دماغ والے آدمی ہوں گے اور مجھ سے بہت تکلف سے پیش آئیں گے۔ کیونکہ ایک عظیم المرتبت سائنسدان کی حیثیت سے ان کی شہرت چاردانگ عالم میں پہنچ چکی ہے۔ لیکن پروفیسر عبد السلام ایسے آدمی نہیں نکلے وہ بڑے خلیق۔ ملنسار، فراخ دل تھے۔ اور بڑی دلچسپی سے میرے سوال سن کر ان کے جواب دیتے جاتے تھے۔

میری طرح وہ بھی راجپوت ہیں۔ ان کا تعلق پنجاب کے بھٹی قبیلہ سے ہے جو جھنگ میں آباد ہے۔ یہیں وہ ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے اور یہیں سے وہ ۱۹۴۰ء میں میٹرک کے امتحان میں بیٹھے تھے اور پنجاب بھر میں وہ تمام طلباء میں اوّل آئے۔

مجھ سے کہنے لگے کہ "مجھے اب بھی وہ دن یاد ہے جب نتیجہ ہمارے چھوٹے سے قصبہ میں پہنچا تھا۔ میں اس وقت نائی کے پاس بیٹھا حجامت بنوا رہا تھا۔ اور نائی کا شاگرد جو پیشہ میں چند روز ہوئے داخل ہوا تھا۔ اپنا ہاتھ میرے سر پر صاف کر کے اپنا ہنر چمکانے کی مشق کر رہا تھا۔ اس نے میری صورت بالکل بدھ بیراگیوں کی سی بنا دی تھی۔ مجھے اپنی اس ہیئت کذائی پر ایسی شرم آئی کہ میں نے اپنے سر پر ایک سفید رومال باندھ لیا۔ اور سر جھکائے میں مئی کی گرم دوپہر میں بازار سے ہوتا ہوا گھر کی طرف چل دیا۔ بازار کے دونوں طرف لوگ کھڑے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھا۔ خوشی سے مبارکباد دینے لگے۔ ہندو دوکاندار خاص طور سے مجھے مبارکباد کہہ رہے تھے انہیں سب کو فخر تھا کہ ان کے قصبہ کے لڑکے نے اتنا بڑا اعزاز حاصل کیا ہے۔ جھنگ کے لئے یہ بہت بڑی بات تھی۔ کہ پنجاب بھر کے چالیس ہزار طالبعلموں میں اس کا لڑکا اوّل آئے۔

اس کامیابی سے عبد السلام کے لئے یونیورسٹی کی تعلیم کے دروازے کھل گئے۔ اگلے دو برس تک وہ اپنے قصبے میں رہے اور انٹر وہیں سے کیا۔ اس امتحان میں بھی وہ صوبے بھر میں اوّل آئے۔ اس کے بعد وہ لاہور چلے گئے اور پنجاب یونیورسٹی کی بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ جس میں وہ پھر اوّل آئے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں انہوں نے ایم اے ریاضیات کیا اور تمام طلباء میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ اس اعزاز کے انعام کے طور پر حکومت پنجاب نے انہیں ایک خاص وظیفہ دیا۔ جس کی مدد سے وہ اس سال انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہو گئے۔

انہوں نے ۱۹۴۸ء میں ریاضی میں آنرز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے فزکس کا تین سال کا کورس ایک سال میں مکمل کر کے ۱۹۴۹ء میں فزکس اور ریاضی کا دوہرا امتحان پاس کیا۔ جس میں وہ اوّل آئے۔

کیمبرج میں ایک سال ریسرچ میں مصروف رہنے کے بعد ۱۹۵۱ء میں انہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پرنسٹن کے مقام پر اعلیٰ تعلیم کے ادارے میں مطالعہ کے لئے وظیفہ ملا۔ جہاں انہوں نے کچھ عرصہ پروفیسر اوپن ہیمر کے ساتھ کام کیا۔ اس سال وہ اپنے کالج سینٹ جان کیمبرج کے فیلو منتخب ہو گئے۔

اگلے برس وہ پاکستان واپس آ گئے اور یہاں پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے پروفیسر اور صدر شعبہ مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں وہ دوبارہ کیمبرج واپس گئے اور ریاضی کے لیکچرر کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ اور ۱۹۵۶ء تک اس عہدے پر کام کرتے رہے اور اس دوران میں وہ ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۸ء میں "ایٹم برائے امن" کی اقوام متحدہ کی کانفرنس کے سیکرٹری مقرر کئے گئے۔

جنوری ۱۹۵۷ء میں جب وہ ۳۱ برس کے تھے تو کیمبرج چھوڑ کر امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن میں چلے آئے اور اب بھی اسی ادارے سے منسلک ہیں اس کالج میں ان کے ذمہ تدریس کا جو کام ہے اس کا زیادہ تر تعلق پوسٹ گریجویٹ ریسرچ سے ہے۔ آج کل ان کی زیرنگرانی ۲۵ طلباء ڈاکٹریٹ کی ڈگری کی تیاری کر رہے ہیں جن میں سے آدھے بیرونی ملکوں کے ہیں اور ان میں سے آدھے پاکستانی ہیں۔

پروفیسر سلام کے کام کی اہمیت کا احساس بین الاقوامی سطح پر ۱۹۵۷ء میں ہوا جب انہیں کیمبرج یونیورسٹی نے ہاپکنز پرائز عطا کیا۔ یہ انعام "گذشتہ تین برس کے دوران فزکس میں سب سے نمایاں انکشاف" کے صلہ میں دیا گیا تھا۔ اس تحقیق کے ذریعے وہ فزکس میں ایک ابتدائی جوہر "نیوٹرینو" کے خالق کہلائے۔

اگلے سال کیمبرج یونیورسٹی نے انہیں ایڈمز پرائز دیا۔ اور ۱۹۵۹ء میں صدر پاکستان نے انہیں تمغہ حسن خدمت اور ستارۂ پاکستان کا اعزاز دیا وہ رائل سوسائٹی کے فیلو بھی مقرر ہوئے اس طرح وہ پہلے مسلمان اور پہلے پاکستانی تھے جنہیں یہ اعزاز ملا۔ اپنے انتخاب کے وقت وہ سوسائٹی کے سب سے کم عمر فیلو تھے۔ برٹش فزیکل سوسائٹی نے ۱۹۶۰ء میں ایک تمغہ جاری کیا جو گزشتہ دس برس کے دوران فزکس میں سب سے اہم انکشاف پر دیا جاتا تھا۔ پروفیسر عبد السلام سب سے پہلے سائنسدان تھے جنہیں یہ تمغہ ان کی "پیریٹی تھیوری" پر دیا گیا۔

ان کا تازہ ترین کارنامہ "ذرات کے تناسب" کے نظریہ کے نام سے مشہور ہے جس کی بنا پر منفی اومیگا ذرات کا انکشاف ممکن ہوا ہے اور اس نظریہ کی توثیق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بروکلین نیشنل لیبارٹریز میں کئے جانیوالے تجربات سے بھی ہو گئی ہے۔ یہ کارنامہ جس سے فزکس کی حدود کو وسعت ملی ہے اس نوعیت کا ہے جیسے نیوٹن، آئن سٹائن۔ ڈیراک اور ہیزنبرگ کے کارنامے ہیں۔

فزکس کے بین الاقوامی میدان میں انکے کارنامے ابھی جاری ہیں۔ لیکن پاکستان میں بھی انہوں نے خاصا کام کیا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں پاکستان کی خلائی کمیٹی کا قیام انہیں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آج کل وہ اقوام متحدہ کے تحت تھیوریٹیکل فزکس کا ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو کوئی بھی ترقی پذیر ملک اقوام متحدہ کی مدد سے ایسا انسٹی ٹیوٹ قائم کر سکتا ہے۔ پروفیسر سلام اس انسٹی ٹیوٹ کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اور پاکستان نے پیشکش کر دی ہے کہ یہ ادارہ اس ملک میں قائم کر دیا جائے۔

پروفیسر عبد السلام اپنے ایک اور کام پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ یہ پاکستان میں ایٹمی توانائی کے کمیشن کا قیام ہے۔ اس کمیشن نے اب تک ۴۰۰ ماہرین کو تربیت دی ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام نے کمیشن کے چیئرمین کے ساتھ مل کر بڑی محنت سے اس کے لئے کام کیا ہے اور وہ اسکے ممبر بھی ہیں۔ ان کے ذمہ یہ کام ہے۔ کہ کمیشن کی پالیسیاں مرتب کریں اس کی سرگرمیوں کے لئے پروگرام بنائیں اور اسلام آباد میں ایٹمی توانائی کا ری ایکٹر قائم کرنے کے سلسلے میں مشورے دیں۔ ان کا خیال ہے کہ عنقریب اسلام آباد میں پہلی ٹیکنیکل یونیورسٹی قائم ہو سکتی ہے۔

ان تمام گوناں گوں سرگرمیوں کے علاوہ ۱۹۶۱ء سے صدر پاکستان کے اعلیٰ سائنسی مشیر کی حیثیت سے بھی کام کر رہے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کے ایک نو قائم شدہ ادارے ایڈوائزری کمیٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی کے رکن بھی ہیں۔ ان اختیارات کا یہ ادارہ اقوام متحدہ کی تنظیموں مثلاً یونیسکو۔ عالمی ادارۂ صحت اور عالمی موسمیاتی تنظیم کے سائنسی کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔

ان کے ڈرائنگ روم میں بہت سی ایرانی تصاویر سجی ہیں اور بہت حسین خطوں میں آیات قرآنی کے طغرے لٹکے ہیں۔ انکی لائبریری میں سائنسی اور ٹیکنیکل کتابوں کے علاوہ اسلامی تاریخ دینیات اور احادیث نبوی پر اردو اور انگریزی میں کتابوں کا بہت نفیس انتخاب موجود ہے۔

وہ فجر کے وقت اٹھتے ہیں۔ اپنا تمام کام صبح ہی ختم کر لیتے ہیں اور رات کو نو بجے سو جاتے ہیں۔ اپنے کام کے سوا اور انہیں کسی چیز سے خاص دلچسپی نہیں ہے، نہ ہی وہ کوئی کھیل کھیلتے ہیں۔ البتہ تلاوت کلام پاک سے وہ اپنی روح کو سکون اور قلب کو اطمینان پہنچاتے رہتے ہیں۔ اپنے اکثر سائنسی مقالوں میں وہ کلام پاک کے حوالے دیتے رہتے ہیں۔ مثلاً مئی ۱۹۵۷ء میں امپیریل کالج میں ابتدائی ذرات کے بارے میں ایک لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے قرآن مجید سے اپنے موضوع کے مطابق حال ایک حوالہ دیا۔

"دیکھو رحمت عالم کی تخلیق کی ہوئی اس دنیا میں تمہیں کوئی ایک چیز بھی نامکمل نظر نہیں آتی۔ تم اپنی نظریں چاروں طرف گھماؤ۔ کیا تمہیں کوئی خامی نظر آئی۔ تم اسی طرح اپنی نگاہیں پھیرتے رہو۔ گھماتے رہو اور ہر بار تمہاری نگاہ خیرہ ہو کر تھک کر واپس آ جائے گی۔"

پروفیسر سلام کی خانگی زندگی بڑی پُرمسرت اور بہت بھرپور ہے۔ ان کی بیوی پاکستانی ہیں۔ جن سے تین لڑکیاں اور چار برس کا ایک لڑکا ہے۔

(پی۔ آئی۔ ایس بحوالہ
روزنامہ مشرق ۳ اگست ۱۹۶۲ء)

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء بوقت ۹ بجے صبح زیر صدارت محترم صاحب میاں محمد یوسف خاں قائمقام امیر جماعت احمدیہ لاہور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوا۔

محترم چوہدری غلام احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ گنج نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ ازاں بعد برادرم محمد سلیم صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نعت پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام بیان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "مبلغ اعظم" کے موضوع پر چالیس منٹ تک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کے واقعات پر مشتمل مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد برادرم اخوند فیاض احمد خالد صاحب نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسیہ پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب نے تقریب کی مناسبت سے ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مبارک احمد صاحب جمیل مربی سلسلہ نے "امن عالم کے اصول" پر ایک طویل مقالہ پڑھا۔ ثاقب زیروی صاحب نے نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے منکرین مغرب کے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات دیئے اور مغربی افریقہ خصوصاً نائیجیریا میں اپنے بیس ۲۰ سالہ تبلیغی واقعات کا اختصاراً لیکن نہایت دلچسپ پیرایہ میں ذکر کیا۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ آپ نے مغربی افریقہ کے مسلمانوں کی بیس ۲۰ سال پہلے کی زبوں حالی اور اب ان کی ترقی اور روحانی ترقی کا تذکرہ کیا۔ اور عیسائیوں کی پہلی تعلیموں اور اب شکست کے اعتراف کا ذکر کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ سیرۃ النبی کی غرض حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ ہونا اور آپ کی تعلیم کا عالمگیر ہونا اور حضور کے فیض کا جاری ہونا اور دنیا و آخرت میں آپ ہی کی ذات ستودہ صفات سے منسلک ہو کر نجات کے حاصل ہونے کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد صدر صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ مغلپورہ گنج لاہور

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء بعد نماز مغرب مغلپورہ گنج کی احمدیہ مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد ملک منور احمد صاحب جاوید مکرم شیخ عبدالقادر صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب جمیل مربی سلسلہ اور مکرم نسیم سیفی صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام آپ کے اخلاق حسنہ اور آپ کی تعلیم کے وسیع افادہ پر تقاریر فرمائیں۔ رات کے ½ ۱۰ بجے کے قریب جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار ملک عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ــ لاہور)

جماعت احمدیہ میرپور (آزاد کشمیر)

جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر نے مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء بروز بدھ جلسہ سیرت النبی صلعم منایا۔ جلسہ کا پروگرام پانچ بجے شام سے شروع ہوا اور ساڑھے چھ بجے شام کو اختتام ہوا۔

(خاکسار عبداللطیف خاں)

جماعت احمدیہ گجرات

مورخہ ۶۴-۷-۲۲ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ گجرات میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مسجد کو جھنڈیوں سے خوشنما بنایا۔ اور رات کو مسجد میں چراغاں بھی کیا گیا۔

جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے سرانجام دیئے۔

تلاوت حکیم خورشید عالم صاحب نے کی۔ بعد ازاں مولوی محمد اکبر افضل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے خوش الحانی سے نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات جن میں حضرت رسول پاک صلعم کی تعریف اور شان بیان کی گئی ہے پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں محترم ملک بشارت ربانی صاحب نے حضور کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ ملک زاہد ربانی صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد اکبر افضل صاحب نے حضور کی زندگی کے واقعات اور سیرت کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

(خاکسار سید شریف احمد عفی عنہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گجرات)

جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ جہلم شہر کا جلسہ سیرت النبیؐ ۲۲ جولائی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جہلم شہر میں منعقد ہوا۔ تلاوت محترم مسعود احمد صاحب جہلمی نے کی۔ اور نظم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد محترم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل صدر جلسہ نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی سے امن عامہ اور مساوات کے متعلق بعض واقعات پیش کئے اور بیان کیا۔ کہ مغربی اقوام جن مادی ذرائع سے امن اور مساوات قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اُن سے وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ تاوقتیکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصولوں کے مطابق امن اور مساوات کو قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔

محترم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق واقعات بیان کئے اور یہ تلقین کی۔ کہ تمام احباب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنے لئے اسوہ حسنہ بنانا چاہیئے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری اصلاح و ارشاد جہلم شہر)

ناصرات کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان اس سال ماہ ستمبر میں لیا جائیگا۔ نصاب میں کمی کر دیگئی ہے تاکہ تمام بچیاں امتحان دے سکیں۔ ناصرات کے چھوٹے گروپ کا امتحان ہمارا آقا میں سے ہوگا۔ زیادہ سوال ۸۴ صفحات اگلے حصہ میں سے دیئے جائیں گے۔ لیکن تمام کتاب امتحان میں شامل ہوگی۔ ناصرات کے بڑے گروپ کیلئے نصاب مندرجہ ذیل ہے۔ نماز باترجمہ مکمل۔ رکعات و اوقات نماز۔ چہل حدیث میں سے پہلی بیس حدیثیں باترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارہ کا نصف اوّل باترجمہ۔ قرآن پاک کی آخری سات سورتیں زبانی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ (سوالات ہمارا آقا میں سے ہوں گے) اسلام کے پانچ بنیادی ارکان، سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ (سوالات آسان قسم کے ہوں گے) اس کے علاوہ اجتماع کے موقعہ پر بہترین نمبر لینے والی لڑکیوں کا وظیفہ کیلئے زبانی امتحان بھی ہوگا جس میں ان کے چندہ کی باقاعدگی دیکھنے کے علاوہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت۔ خدمت خلق کے چار کام۔ دو سالن، چائے اور روٹی پکانے کی ترکیب پوچھی جائیں گی کسی بھی امر کی بھی تصدیق کے لئے صدر و سیکرٹری سے دریافت کر لیا جائے گا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں!

(افسر امانت تحریک جدید)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (بنجر)

ولادت

مورخہ ۲۹/۶/۶۴ بفضلہ تعالےٰ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے فرزند عطا فرمایا ہے جو آٹھواں لڑکا ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولود کو خاندان اور سلسلہ کے لئے مفید و بابرکت بنائے صحت و سلامتی کی عمر دراز بخشے اور خادم دین و ملت ہو۔ آمین

(حکیم محمد لطیف امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ راولپنڈی ۴ راگست - وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کل قومی اسمبلی میں صدر کے عہدہ کا انتخاب کرانے کا بل پیش کر دیا عوام نے اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تجویز مسترد کر دی اس تجویز کے حق میں بائیس اور مخالفت میں ۵۳ ووٹ پڑے اس اجلاس میں یہ پہلی رائے شماری تھی جس میں اپوزیشن کو شکست ہوئی پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے مطابق یہ بل آئین کے تحت صدر مملکت کے انتخاب کے لئے قانون سازی اور متعلقہ امور پر مشتمل ہے اس میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے زر ضمانت داخل کرنے کاغذات نامزدگی واپس لینے امیدواروں کی سکریننگ اور پولنگ وغیرہ کے طریق کار کی مکمل وضاحت کی گئی ہے اس میں وہ حلف بھی درج کیا گیا ہے جو صدارتی امیدوار اٹھائیں گے ہر وہ شخص جو ووٹ ڈالنے کا اہل ہو صدارتی امیدوار کے لئے کسی شخص کا نام تجویز کر سکتا یا اس کی تائید کر سکتا ہے کسی امیدوار کو ایک شخص یا اس سے زائد اشخاص ھی نامزد کر سکتے ہیں - بشرطیکہ کوئی ووٹر ایک سے زیادہ کاغذاتِ نامزدگی پر بطور مجوزہ یا موید دستخط نہ کرے - اگر کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی میں اس قسم کی بے قاعدگی پائی گئی تو اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدارتی امیدوار کو پانچ ہزار روپے بطور ضمانت جمع کرانے ہوں گے صدارتی انتخاب کے لئے امیدوار ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں الیکشن کمشنر ایک گزٹ کے ذریعے تمام امیدواروں کے ناموں کا اعلان کریں گے جس کے بعد قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا مشترکہ اجلاس ہو گا اس اجلاس میں خفیہ رائے شماری کے ذریعہ تین امیدواروں کو منتخب کیا جائے گا - یہی امیدوار انتخاب لڑ سکیں گے۔

★ راولپنڈی :- ۴ راگست - قومی اسمبلی میں جو انتخابی بل پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق صدارتی انتخاب میں حصہ لینے والے امیدوار یہ حلف اٹھائیں گے "میرا نام صدر کے عہدہ کے انتخاب کے لئے تجویز کیا گیا ہے میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں آئین کا تہ دل سے وفادار رہوں گا اور پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا۔"

★ راولپنڈی ۴ راگست - قومی اسمبلی میں آج قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے طریق کار کے مسودہ قانون پر عام بحث ختم ہو گئی کل آٹھ ممبروں نے بحث میں حصہ لیا۔ جن میں سے پانچ نے بل کی مخالفت میں تقریریں کیں ۔ وزیر قانون نے اختتامی تقریر میں پھر اس امر کا مکمل یقین دلایا ہے کہ حکومت انتخاب آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر بر وقت کرانے کا تہیہ کر چکی ہے۔

★ لاہور - ۴ راگست - دریائے چناب کے سیلاب سے ضلع مظفر گڑھ کے ایک مشہور قصبہ شہر سلطان کا حفاظتی بند ٹوٹ گیا ہے اور اس طرح مذکورہ قصبہ کے علاوہ اس کے ارد گرد کے قریباً پندرہ دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ پنجند ہیڈ ورکس سے نیچے بھی چناب کا ایک حفاظتی بند منچن بند۔ ٹوٹ گیا ہے اور ضلع رحیم یار خان کے بہت سے دیہات زیر آب آ گئے ہیں متعلقہ ذرائع کے مطابق دریائے چناب میں پنجند کے مقام پر پانی کا بہت زور ہے کل شام وہاں چار لاکھ چار ہزار کیوسک پانی خارج ہوتا رہا - اس دریا کا پانی شیر شاہ کے پل کے قریب بھی کناروں سے باہر نکل آیا ہے اس طرح ضلع مظفر گڑھ کے بہت سے دیہات زیر آب آ گئے۔

★ پیکنگ ۴ راگست - نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر چین کے صدر مسٹر لیو شاؤ چی اور وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کی دعوت پر چین کا دورہ کریں گے ۔

بارہویں کا نتیجہ دس اگست کو شائع ہو گا

لاہور ۴ راگست - بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے اعلان کے مطابق امتحان انٹرمیڈیٹ حصہ دوم (نیا کورس) کے نتیجہ کا اعلان دس اگست کو رات کے بارہ بجے کیا جائے گا۔

● نئی دہلی ۴ - اگست (آل انڈیا ریڈیو) - مقبوضہ کشمیر میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش پکڑی گئی ہے اور اس سلسلہ میں پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے - سری نگر اور دہلی میں کل ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں اس سازش کی اطلاع دی گئی ہے - اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سازش کے سلسلہ میں مقبوضہ کشمیر کے ایک بہت بڑے سیاسی رہنما کو گرفتار کیا گیا ہے لیکن ابھی اس رہنما کا نام نہیں بتایا گیا - بھارت کے مرکزی انٹیلی جنس بیورو کے حکام بعض دستاویزات کی چھان بین کر رہے ہیں جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ سازش کے سلسلے میں گرفتار ہونے والوں کے قبضہ سے برآمد کی گئی ہیں ٹیلس میں نے اطلاع دی ہے کہ حریت پسندوں نے لداخ میں سڑک اور پل توڑ کر بھارتی فوج کی سپلائی لائن تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

آل انڈیا ریڈیو نے سرکاری حلقوں کے حوالہ سے اس مبینہ سازش کی کچھ تفصیلات بتائی ہیں لیکن نہ تو یہ بتایا ہے کہ کون سی سیاسی جماعت اس میں ملوث ہے اور نہ اس سیاسی رہنما کے نام کا انکشاف کیا ہے جسے بھارتی حکومت نے سازش کا سرغنہ قرار دیا ہے

● لاہور ۴ راگست - مغربی پاکستان کے دریاؤں میں پانی کی سطح معمول پر آ گئی ہے ، صرف دریائے چناب میں پنجند کے مقام پر معمولی سیلاب ہے یہاں پانی کا اخراج ۲،۷۳،۴۰۴ کیوسک ہے - جہلم راوی اور ستلج معمول کے مطابق بہہ رہے ہیں - دریائے سندھ میں تونسہ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے مٹھن کوٹ پر پانی کا اخراج ۱،۷۰،۱۱۳ کیوسک ہے -

● نئی دہلی ۴ راگست - ناگا لینڈ کے سرحدی قصبہ کوہیما پر ناگا قبائلیوں نے حملہ کر کے تین افراد کو ہلاک اور چھ کو زخمی کر دیا ہے - زخمیوں میں پولیس کا ایک سپاہی بھی شامل ہے - یہ حملہ ناگاؤں نے ہفتہ کی شام کو کیا اور انہوں نے چھوٹی توپوں سے قصبہ پر گولہ باری کی۔

● قاہرہ ۴ راگست - متحدہ عرب جمہوریہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنوبی عرب وفاق کے حریت پسندوں کی فوجی امداد جاری رکھے گا جو برطانوی سامراج کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں - عراق کے وزیر اعظم جنرل یحییٰ کے دورہ کے خاتمہ پر ایک مشترکہ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جب تک تمام عرب کا چپہ چپہ برطانوی سامراج سے پاک نہیں ہو جاتا متحدہ عرب جمہوریہ اپنی کوششیں جاری رکھے گا -

● سنگاپور ۴ راگست - سنگاپور میں صورتِ حال معمول پر آ گئی ہے اور کرفیو اٹھا لیا گیا ہے - ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ حکومت نے کرفیو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن چوبیس ہزار فوجی حالات کو قابو میں لانے کے لئے طلب کر لئے گئے ہیں - وہ بدستور فساد زدہ علاقوں میں متعین رہیں گے - سنگاپور میں حال ہی میں زبردست فسادات ہوئے تھے جن میں ۱۳ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے

● مظفر آباد ۴ راگست - بھارت کے فوجی دستوں نے حال ہی میں آزاد کشمیر کی سرحد پر کسی اشتعال کے بغیر مشین گنوں سے فائرنگ کی تھی جس کا کشمیری دستوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بھارتی دستوں کو عبرتناک شکست دی - اس مقابلہ میں تین بھارتی فوجی ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا - یہ مقابلہ ۲۹ جولائی کو شمالی سب سیکٹر میں ہوا۔

● نئی دہلی ۴ راگست - بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر محمد کریم چھاگلا نے بتایا ہے کہ روس مسئلہ کشمیر میں بھارت کے موقف کی حمایت کرتا رہے گا - مسٹر چھاگلا اتوار کو روس کے دورے سے واپس آنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

انہوں نے بتایا کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے انہیں کشمیر کے سوال پر بھارت کے موقف کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔

درخواستِ دعا

اس خاکسار کا برادرم عبدالجلیل صاحب صادق نے اس سال ایم - اے (سیاسیات) کا امتحان دیا ہے - ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام، درویشانِ قادیان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار ارشد ترمذی

تلاش گمشدہ

میرا جوان لڑکا آفتاب احمد دماغی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے کئی سال سے لاپتہ ہے - سننے میں آیا ہے کہ وہ کراچی میں ہے - درثمین کے اشعار اونچی آواز سے ہر وقت پڑھتا رہتا ہے - اگر کسی بھائی کو اس کا علم ہو تو براہِ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔

امتہ الرحمٰن اہلیہ مولوی رفیع الدین مرحوم
محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴